

# نسخ و منسوخ

بحکواب عیساؑ پمفلٹ

۱۱ چند غلط فہمیاں دس منسوخ دسہ رترو پیل دہا کتاب المیز

[www.only1or3.com](http://www.only1or3.com)

[www.onlyoneorthree.com](http://www.onlyoneorthree.com)



اسلامی مشن ر سنت محمدؐ لاہور

# ایک پاپیل

اسے خود بغور پڑھئے اور دوسروں  
کو خاص طور پر عیسائیوں کو پڑھوائیے



اگر آپ عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب چاہتے  
ہیں اور ان سے مناظرہ کرنے میں دسترس حاصل کرنا  
چاہتے ہیں تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

اسلامی مشن سنٹر، لاہور  
(تخلیقاتی ادارہ)

# ناسخ و منسوخ

## باب اول تحریف

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ عیسائی اتنے دلیروں ہو گئے ہیں۔ مگر انہوں نے قرآن کریم پر جان بوجھ کر ناسخ و منسوخ کی بحث شروع کر کے بالواسطہ حملہ کیا ہے۔ عیسائیوں کی عادت ہو گئی ہے کہ خواہ مخواہ مسلمانوں سے الجھتے ہیں۔ بعض اوقات کھلم کھلا اور بسا اوقات لطیف پیرائے میں اسلام اور باوی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر غیرہ اوجب اور ناروا حملہ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ وقتاً فوقتاً ایسا لٹریچر شائع کرتے رہتے ہیں۔ جس سے اسلام کی تنقیص ہو۔ اس طرح یہ لوگ پاکستان میں مذہبی آزادی کا ناچار قائلہ اٹھاتے ہیں۔ اسلامی مشن کو مجبوراً ان کی سپردہ سزا کی کا جواب دینا پڑتا ہے۔

تعجب کی بات ہے کہ مسلمان تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی و رحق مانتے ہیں۔ ان پر یہودیوں نے بے سرو پا الزام اور اتہام لگائے۔ ان کی کھلم بندوں تردید کریں۔ قرآن کریم نے تو ان کی صفائی پیش کی۔ ان کی اور ان کی عذبت والہ کے دامن کو جسے یہودیوں نے داغدار کر دیا تھا۔ دندان شکن جواب دے کر بالکل پاک و منفرہ قرار دیا۔ مگر عیسائی اس کا عوض یہ دیتے ہیں کہ ہر سالی اسلام کے خلاف من گھڑت شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔ اس پر

عامۃ المسلمین کے قلوب کو مجروح کرنے سے باز نہیں آتے۔  
 حال ہی میں مسیحی اشاعت خداداقتہ ۳۳ یزدی پور روڈ لاہور نے مندرجہ  
 ذیل چار پمفلٹ شائع کئے ہیں۔ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم  
 میں تحریف ہوئی ہے۔

(۲) فسوح

(۱) چند غلط فہمیاں

(۵) کتاب المنیر

(۳) رد و بدل

ان کی اشاعت پر پڑاوا ویلا ہوا۔ گایج کے طلباء اور دیگر مسلمانوں نے اس  
 کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ معاملہ نزاکت اختیار کر گیا۔ مگر اسلامی  
 سربراہی کا نفرنس کی وجہ سے مسلمانوں نے اسے مزید مبرا نہ دی۔ لاہور کے حکام  
 تک معاملہ پہنچا۔ بہر حال مسیحی کتب خانہ کے منتظم مسٹر ایچ بخت نے مسلمانوں  
 سے معذرت کی۔ اس معذرت نامہ کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔

M. I. K

(Masih-i Ishaat Khana)

The Christian Publishing House

Ph: 64282

36-Ferozpur Road.

Lahore-4 (W-Pak)

We regret that some Muslim friends  
 have been offended by the following four tracts  
 of the above publishing house:

Chand Chalat Fehmian - Mansuh - Raddohadal  
 Kitabul Munayyir

We hereby promise to stop the sale of these tracts with  
 immediate effect.

Sd/-  
 Manager 5-2-74.



اسلامی مشن لاہور کے نوٹس میں یہ معاملہ لایا گیا۔ مشن کے کنوینر نے  
نوجوانوں کو صبر کی تلقین کی۔ اور مشورہ دیا کہ فی الحال اس تحریک کو ضبط میں  
رکھ کر انتظار کریں۔ مشن نے یہ وعدہ کیا۔ کہ ان کا جواب شائع کیا جائے گا  
اس کے تحت ان تینوں کا جواب حاضر ہے۔

ملاحظہ رہے کہ ان کا جواب اس لیے بھی ضروری ہے کہ ان رسائل کے  
کے ذریعہ عیسائیوں نے خطرناک چال چل کر مقدس کلام اللہ کو محرف  
بتانے کی سعی کی ہے۔ اس طرح لوگوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف زہریلا  
اثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

بہتر ہو گا سب سے پہلے تحریف اور نسخ کے معانی جو مستند میں بیان  
کر دیے جائیں۔

**تحریف** اصل الفاظ کو بدل کر کچھ اور لکھ دینا۔ مصنف کی تحریر کو بدل  
دینا۔ تصنیف کے بعد اس کی عبارت میں تبدیلیاں کر دینا۔ اپنی  
مطلب برآری کے لیے اصل کو مسخ کر دینا۔ تحریف انسانی فعل ہوتا ہے  
نسخ کے معانی نقل کرنے کے ہیں جیسے کتاب کے ایک نسخہ سے دوسرا  
نسخ نقل کر لیا۔ خواہ حکم کا بدل جانا خواہ الفاظ کا۔ اس کے معنی پیچھے  
ہٹا دینے کے بھی ہیں۔ چھوڑ دینے کے بھی ہیں۔ یہ خدا کی فعل ہوتا ہے۔

قرآن کا چودہ سو سال سے اعلان ہے کہ اس کا محافظ اللہ تعالیٰ خود ہے  
تاقیامت اس میں کسی قسم کا رد و بدل نہیں ہوگا۔ جو قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
پر نازل ہوا۔ اور آنحضرت کی حیاتِ بابرکات میں اس کی تکمیل ہو گئی۔ اس مکمل  
قرآن میں اب تک ایک لفظ کا اول بدل یا ہیر پھیر نہیں ہوا۔ قرآن تقریباً  
چودہ سو سال کا لکھا ہوا موجود اور محفوظ ہے۔ اس وقت قرآن دو کئی زمین پر

پھیلا ہوا ہے۔ ہر ملک کے مشہور کتب خانوں میں اس کی جلدیں موجود ہیں۔ ان کا مقابلہ کر کے دیکھ لیا جائے۔ یا فقہ کنگن کو آرسی کیا۔ ایک نکتہ بھی کم پیش نہیں پایا جاسکتا۔

پھر قرآن نے خود اپنی تصدیق اس طرح کی۔ تمام دنیا کے لوگوں کو پہنچ دیا کہ اُو ایسی دس یا اس سے بھی کم سورتیں بنا کر لاؤ۔ اللہ اللہ کس خدا اللہ کے کلام کی شان ہے کہ آج تک کسی مخالف کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ ایک آیت بھی اس کے مقابلہ میں بنا کر پیش کر سکے۔ قرآن نے اس پر بس نہیں کیا۔ بلکہ اعلان کیا۔ کہ اے جماعت کفار تم سب اکٹھے ہو کر بھی ایسی آیات بنا کر سے اُو۔ مگر چودہ سو سال گزر چکے ہیں۔ مگر مجال ہے کہ کوئی اس دعوت کو قبول کرے اس طرح قرآن نے اسی حقانیت کا خود ثبوت یہاں کر دیا۔ اس طرح سے قرآن نے ثابت کر دیا کہ یہ خدائی زبان ہے اس میں نہ کوئی تحریف ہو سکتی ہے۔ نہ ہی ایسی عبارت کوئی بنا سکتا ہے اگر یہ خدائی کلام نہ ہوتا تو بے شمار لوگ اختراع کرتے اور اس میں عبارات شامل کر دیتے۔ اور بنا دیتی آیات پیش کر دیتے۔ اس طرح خود خدا نے اس کی حقانیت کا ثبوت بہم پہنچا دیا۔

اس کی عیسائی خود تصدیق کرتے ہیں۔

جرمنی کے شہر میونخ میں جو یونیورسٹی ہے۔ اس نے تقریباً پچاس سال سے ایک مشتبہ قرآن اور اس کے مخطوطات کو جمع کرنے اور مقابلہ کا قلم کیا ہوا ہے۔ اس شعبہ کے ڈائریکٹر نے بیان دیا کہ انھوں نے تقریباً پچاس ہزار نسخے تمام دنیا سے اکٹھے کئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سب کا مقابلہ کیا گیا۔ مگر سب قرآن یکساں ہیں۔ ایک میں دوسرے سے کوئی فرق نہیں۔ ملاحظہ کیا کہ عیسائی اور مسلمان سب راہ کس طرح قرآن کے حق میں گواہی دے رہا ہے اسے کہتے ہیں طاہر





ڈال دی۔ جو قیامت تک رہے گا۔ (القرآن المائدہ ۱۷)۔  
 یہ امر قرآنی اعلان سے واضح ہو گیا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی تورات  
 اور انجیل میں تحریف کر دی۔ انہیں اس طرح بدل ڈالا۔ اس لیے مسلمانوں کا فرض تھا  
 کہ وہ اصل کتابوں پر ایمان لانے کے ساتھ ہی قرآن کی ہدایت کے مطابق یہ بھی مانیں  
 کہ موجودہ انجیل بدل ہوئی ہے۔

نیسے خوب عیسائی عالم انجیل میں تحریف کی تائید کرتے ہیں۔  
 (۱) انگریز عیسائیوں کی مشہور عالم کتاب انسائیکلو پیڈیا بری ٹینیکا رقمطراز ہے  
 (جلد ۳ صفحہ ۵۰۱-۵۰۲) بابل کے عبرانی اور یونانی متن کے مطالعہ سے ان  
 الہامی عقائد کی بنیادیں ہل گئیں جن پر بابل کی صداقت اور اس کے کلام الہی  
 ہونے کا دارومدار تھا۔ صحیفوں کے باہمی اختلاف اور ان پر اب مزید پردہ نہیں  
 ڈالا جا سکتا۔

”یہ قابل غور ہے کہ چھاپے کی ایجاد تک نہ تو یونانی میں اور نہ لاطینی میں اس  
 کے متن میں کبھی کیسا نسبت موجود تھی۔ اور اس میں ترمیم و تینسج کرنے والوں نے کیسا اس  
 سے متعلق اصولوں کو منسوخ کر دیا۔ (جلد ۳ صفحہ ۱۹-۵۰) پیرا ۱۷  
 (۲) ایم۔ آر برانٹ کا بیان :-

”۱۸۳۵ء میں مارشیل نامی ایک شخص نے یہ دلیل پیش کی کہ مستند انجیل نہ صرف عہد نامہ  
 عتیق کے متضاد تھی جدیدی تبسہ کی گئی۔ نیز یہودیہ کے پر جوشی مایوں نے اس میں بری  
 طرح رد و بدل کیا۔“

(۳) چوتھی صدی کے عیسائی عالم فاسٹ (FAUST) فرماتے ہیں :-  
 ”ان انجیل کے نام سے مشہور کتابیں شاگردوں کے عہد سے بہت دیر بعد غیر معروف  
 اشخاص نے تحریر کیں۔“



د، ایک اور عیسائی عالم سلسوس (SELSUS) نے دوسری صدی میں کہا۔  
 "عیسائیوں نے اپنی اناجیل میں تین یا چار بار بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ  
 تبدیلی کی جس سے ان کے اصل مضامین بدل گئے۔"  
 ۶، ایک مسیحی فاضل مس میری امین چیر نے تحریر کیا۔  
 ۷، لوتا کی انجیل انسانی تحریر۔

"عید نامہ جدید کے مؤلفین نہ صرف زبردست پردہ پیگنڈا کرنے والے تھے۔  
 بلکہ ناظر بھی تھے۔ لہذا ہر ایک نے مسیح کے پیغام اسے حسب منشا تو جمع کی  
 ہے۔ بہت لوتا نے اپنی انجیل محض اس لیے لکھی کیونکہ وہ بہت مرقس  
 کی انجیل سے مطمئن نہ تھا۔"

۸، مرقس کی انجیل مسیح کے بعد لکھی گئی۔

مرقس، پطرس حواری کا پیرو تھا پے پس جو کہ ابتدائی عیسائیت  
 کی قدیم ترین شہادت سے لکھا ہے۔ "مرقس نے پطرس کے ترجمہ کی حیثیت سے  
 حضرت مسیح کے نام اقوال و افعال قلمبند کر لیے۔ لیکن ان میں زینب کا خیال  
 نہیں رکھا۔ کیونکہ نہ تو اس نے آقا سے براہ راست سنا تھا نہ اس کی  
 پیروی کی۔"

پے پس کی تحریر سے ثابت ہوا کہ مرقس کی انجیل نہ الہامی ہے اور نہ اس کا  
 حضرت مسیح کی تعلیم سے کوئی تعلق ہے۔

۹، متی کی انجیل بھی غیر الہامی ہے۔  
 "ڈنڈ ویلو تحریر کرتا ہے۔" جو کچھ بیان ہوا۔ اس سے عیاں ہے کہ متی کا

اس انجیل کو براہ راست تیار کرنا بعید از قیاس ہے۔

د، یوحنا کی انجیل جو واضح ہے اس کی اپنی تصنیف نہیں۔

کلید سٹون برائے لکھتا ہے، "سینا پٹکس" دیگر تینوں انجیلوں اور پوچھا  
کی روایات میں جو زبردست نقصا ہے۔ اس سے یہ امر بعید از قیاس ہے کہ یہ  
گلیں کے ایک پتھر سے لکھی ہو، بلکہ اس دستاویز سے تو ثابت ہے کہ  
کسی فلاسفر کے ذہن کی لکھی ہوئی ہے۔

ان چاروں انجیلوں کے علاوہ جنہیں عیسائی مستند مانتے ہیں دوسو کے قریب اور  
انجیلیں لکھی گئی تھیں۔

قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ کے اعلان کے مطابق اللہ کو انجیل و توریت میں تحریر یعنی  
تبدیلیاں کر دی گئی ہیں مسلمانوں کا اس پر ایمان ہے۔ بزرگ عیسائیوں کے اپنے محققین علماء  
علماء اور فضلاء کے فیصلہ کے مطابق موجود انجیل الہامی نہیں ہیں جب اصل ہی ختم ہو گئی  
تو اس کی خود بخود تفسیر ہو گئی۔ عیسائیوں کی "الہی" ملاحظہ ہو کہ یہی کہ قرآن میں کہیں  
نہیں آیا۔ کہ انجیل منسوخ ہو گئی۔ اس عقل کے بند جب اصل ہی نہ رہی اور خدا  
نے فرما دیا کہ انجیل بتا رہی ہو چٹی ہے۔ پھر وہ خود بخود ختم ہو گئی۔

خدا کا صاف حکم بھی ملاحظہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، "ا کہدہ اگر تم اللہ  
سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری یعنی پیغمبر اسلام کی پیروی کرو، پھر اللہ تعالیٰ تمہارے  
گناہ معاف کر دے گا۔" والقرآن آل عمران، اللہ تعالیٰ نے اس طرح حضرت محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا۔ یہ تو ایک ہے قرآن میں ایسی بیسیوں آیات  
ہیں جن کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس متابعت کا حکم دیا گیا ہے اس طرح  
عیسائیت منسوخ ہو گئی۔ جیسے حضرت عیسیٰ کی آمد سے یہودیت ختم ہو گئی تھی پیغمبر  
اسلام نے فرمایا، اگر کوئی بھی زندہ ہوتا تو اس کو بھی میری پیروی کے سوا  
چارہ کار نہ ہوتا۔ صحیحین،

ذرا آگے چلے انجیل کی اپنی شہادت ملاحظہ کیجئے۔

یہ سیاح ہی اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ "تم نے زندہ خدائے افواج  
ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا ہے۔" <sup>۲۴</sup> <sup>۲۵</sup> <sup>۲۶</sup> <sup>۲۷</sup> <sup>۲۸</sup> <sup>۲۹</sup> <sup>۳۰</sup> <sup>۳۱</sup> <sup>۳۲</sup> <sup>۳۳</sup> <sup>۳۴</sup> <sup>۳۵</sup> <sup>۳۶</sup> <sup>۳۷</sup> <sup>۳۸</sup> <sup>۳۹</sup> <sup>۴۰</sup> <sup>۴۱</sup> <sup>۴۲</sup> <sup>۴۳</sup> <sup>۴۴</sup> <sup>۴۵</sup> <sup>۴۶</sup> <sup>۴۷</sup> <sup>۴۸</sup> <sup>۴۹</sup> <sup>۵۰</sup> <sup>۵۱</sup> <sup>۵۲</sup> <sup>۵۳</sup> <sup>۵۴</sup> <sup>۵۵</sup> <sup>۵۶</sup> <sup>۵۷</sup> <sup>۵۸</sup> <sup>۵۹</sup> <sup>۶۰</sup> <sup>۶۱</sup> <sup>۶۲</sup> <sup>۶۳</sup> <sup>۶۴</sup> <sup>۶۵</sup> <sup>۶۶</sup> <sup>۶۷</sup> <sup>۶۸</sup> <sup>۶۹</sup> <sup>۷۰</sup> <sup>۷۱</sup> <sup>۷۲</sup> <sup>۷۳</sup> <sup>۷۴</sup> <sup>۷۵</sup> <sup>۷۶</sup> <sup>۷۷</sup> <sup>۷۸</sup> <sup>۷۹</sup> <sup>۸۰</sup> <sup>۸۱</sup> <sup>۸۲</sup> <sup>۸۳</sup> <sup>۸۴</sup> <sup>۸۵</sup> <sup>۸۶</sup> <sup>۸۷</sup> <sup>۸۸</sup> <sup>۸۹</sup> <sup>۹۰</sup> <sup>۹۱</sup> <sup>۹۲</sup> <sup>۹۳</sup> <sup>۹۴</sup> <sup>۹۵</sup> <sup>۹۶</sup> <sup>۹۷</sup> <sup>۹۸</sup> <sup>۹۹</sup> <sup>۱۰۰</sup> <sup>۱۰۱</sup> <sup>۱۰۲</sup> <sup>۱۰۳</sup> <sup>۱۰۴</sup> <sup>۱۰۵</sup> <sup>۱۰۶</sup> <sup>۱۰۷</sup> <sup>۱۰۸</sup> <sup>۱۰۹</sup> <sup>۱۱۰</sup> <sup>۱۱۱</sup> <sup>۱۱۲</sup> <sup>۱۱۳</sup> <sup>۱۱۴</sup> <sup>۱۱۵</sup> <sup>۱۱۶</sup> <sup>۱۱۷</sup> <sup>۱۱۸</sup> <sup>۱۱۹</sup> <sup>۱۲۰</sup> <sup>۱۲۱</sup> <sup>۱۲۲</sup> <sup>۱۲۳</sup> <sup>۱۲۴</sup> <sup>۱۲۵</sup> <sup>۱۲۶</sup> <sup>۱۲۷</sup> <sup>۱۲۸</sup> <sup>۱۲۹</sup> <sup>۱۳۰</sup> <sup>۱۳۱</sup> <sup>۱۳۲</sup> <sup>۱۳۳</sup> <sup>۱۳۴</sup> <sup>۱۳۵</sup> <sup>۱۳۶</sup> <sup>۱۳۷</sup> <sup>۱۳۸</sup> <sup>۱۳۹</sup> <sup>۱۴۰</sup> <sup>۱۴۱</sup> <sup>۱۴۲</sup> <sup>۱۴۳</sup> <sup>۱۴۴</sup> <sup>۱۴۵</sup> <sup>۱۴۶</sup> <sup>۱۴۷</sup> <sup>۱۴۸</sup> <sup>۱۴۹</sup> <sup>۱۵۰</sup> <sup>۱۵۱</sup> <sup>۱۵۲</sup> <sup>۱۵۳</sup> <sup>۱۵۴</sup> <sup>۱۵۵</sup> <sup>۱۵۶</sup> <sup>۱۵۷</sup> <sup>۱۵۸</sup> <sup>۱۵۹</sup> <sup>۱۶۰</sup> <sup>۱۶۱</sup> <sup>۱۶۲</sup> <sup>۱۶۳</sup> <sup>۱۶۴</sup> <sup>۱۶۵</sup> <sup>۱۶۶</sup> <sup>۱۶۷</sup> <sup>۱۶۸</sup> <sup>۱۶۹</sup> <sup>۱۷۰</sup> <sup>۱۷۱</sup> <sup>۱۷۲</sup> <sup>۱۷۳</sup> <sup>۱۷۴</sup> <sup>۱۷۵</sup> <sup>۱۷۶</sup> <sup>۱۷۷</sup> <sup>۱۷۸</sup> <sup>۱۷۹</sup> <sup>۱۸۰</sup> <sup>۱۸۱</sup> <sup>۱۸۲</sup> <sup>۱۸۳</sup> <sup>۱۸۴</sup> <sup>۱۸۵</sup> <sup>۱۸۶</sup> <sup>۱۸۷</sup> <sup>۱۸۸</sup> <sup>۱۸۹</sup> <sup>۱۹۰</sup> <sup>۱۹۱</sup> <sup>۱۹۲</sup> <sup>۱۹۳</sup> <sup>۱۹۴</sup> <sup>۱۹۵</sup> <sup>۱۹۶</sup> <sup>۱۹۷</sup> <sup>۱۹۸</sup> <sup>۱۹۹</sup> <sup>۲۰۰</sup> <sup>۲۰۱</sup> <sup>۲۰۲</sup> <sup>۲۰۳</sup> <sup>۲۰۴</sup> <sup>۲۰۵</sup> <sup>۲۰۶</sup> <sup>۲۰۷</sup> <sup>۲۰۸</sup> <sup>۲۰۹</sup> <sup>۲۱۰</sup> <sup>۲۱۱</sup> <sup>۲۱۲</sup> <sup>۲۱۳</sup> <sup>۲۱۴</sup> <sup>۲۱۵</sup> <sup>۲۱۶</sup> <sup>۲۱۷</sup> <sup>۲۱۸</sup> <sup>۲۱۹</sup> <sup>۲۲۰</sup> <sup>۲۲۱</sup> <sup>۲۲۲</sup> <sup>۲۲۳</sup> <sup>۲۲۴</sup> <sup>۲۲۵</sup> <sup>۲۲۶</sup> <sup>۲۲۷</sup> <sup>۲۲۸</sup> <sup>۲۲۹</sup> <sup>۲۳۰</sup> <sup>۲۳۱</sup> <sup>۲۳۲</sup> <sup>۲۳۳</sup> <sup>۲۳۴</sup> <sup>۲۳۵</sup> <sup>۲۳۶</sup> <sup>۲۳۷</sup> <sup>۲۳۸</sup> <sup>۲۳۹</sup> <sup>۲۴۰</sup> <sup>۲۴۱</sup> <sup>۲۴۲</sup> <sup>۲۴۳</sup> <sup>۲۴۴</sup> <sup>۲۴۵</sup> <sup>۲۴۶</sup> <sup>۲۴۷</sup> <sup>۲۴۸</sup> <sup>۲۴۹</sup> <sup>۲۵۰</sup> <sup>۲۵۱</sup> <sup>۲۵۲</sup> <sup>۲۵۳</sup> <sup>۲۵۴</sup> <sup>۲۵۵</sup> <sup>۲۵۶</sup> <sup>۲۵۷</sup> <sup>۲۵۸</sup> <sup>۲۵۹</sup> <sup>۲۶۰</sup> <sup>۲۶۱</sup> <sup>۲۶۲</sup> <sup>۲۶۳</sup> <sup>۲۶۴</sup> <sup>۲۶۵</sup> <sup>۲۶۶</sup> <sup>۲۶۷</sup> <sup>۲۶۸</sup> <sup>۲۶۹</sup> <sup>۲۷۰</sup> <sup>۲۷۱</sup> <sup>۲۷۲</sup> <sup>۲۷۳</sup> <sup>۲۷۴</sup> <sup>۲۷۵</sup> <sup>۲۷۶</sup> <sup>۲۷۷</sup> <sup>۲۷۸</sup> <sup>۲۷۹</sup> <sup>۲۸۰</sup> <sup>۲۸۱</sup> <sup>۲۸۲</sup> <sup>۲۸۳</sup> <sup>۲۸۴</sup> <sup>۲۸۵</sup> <sup>۲۸۶</sup> <sup>۲۸۷</sup> <sup>۲۸۸</sup> <sup>۲۸۹</sup> <sup>۲۹۰</sup> <sup>۲۹۱</sup> <sup>۲۹۲</sup> <sup>۲۹۳</sup> <sup>۲۹۴</sup> <sup>۲۹۵</sup> <sup>۲۹۶</sup> <sup>۲۹۷</sup> <sup>۲۹۸</sup> <sup>۲۹۹</sup> <sup>۳۰۰</sup> <sup>۳۰۱</sup> <sup>۳۰۲</sup> <sup>۳۰۳</sup> <sup>۳۰۴</sup> <sup>۳۰۵</sup> <sup>۳۰۶</sup> <sup>۳۰۷</sup> <sup>۳۰۸</sup> <sup>۳۰۹</sup> <sup>۳۱۰</sup> <sup>۳۱۱</sup> <sup>۳۱۲</sup> <sup>۳۱۳</sup> <sup>۳۱۴</sup> <sup>۳۱۵</sup> <sup>۳۱۶</sup> <sup>۳۱۷</sup> <sup>۳۱۸</sup> <sup>۳۱۹</sup> <sup>۳۲۰</sup> <sup>۳۲۱</sup> <sup>۳۲۲</sup> <sup>۳۲۳</sup> <sup>۳۲۴</sup> <sup>۳۲۵</sup> <sup>۳۲۶</sup> <sup>۳۲۷</sup> <sup>۳۲۸</sup> <sup>۳۲۹</sup> <sup>۳۳۰</sup> <sup>۳۳۱</sup> <sup>۳۳۲</sup> <sup>۳۳۳</sup> <sup>۳۳۴</sup> <sup>۳۳۵</sup> <sup>۳۳۶</sup> <sup>۳۳۷</sup> <sup>۳۳۸</sup> <sup>۳۳۹</sup> <sup>۳۴۰</sup> <sup>۳۴۱</sup> <sup>۳۴۲</sup> <sup>۳۴۳</sup> <sup>۳۴۴</sup> <sup>۳۴۵</sup> <sup>۳۴۶</sup> <sup>۳۴۷</sup> <sup>۳۴۸</sup> <sup>۳۴۹</sup> <sup>۳۵۰</sup> <sup>۳۵۱</sup> <sup>۳۵۲</sup> <sup>۳۵۳</sup> <sup>۳۵۴</sup> <sup>۳۵۵</sup> <sup>۳۵۶</sup> <sup>۳۵۷</sup> <sup>۳۵۸</sup> <sup>۳۵۹</sup> <sup>۳۶۰</sup> <sup>۳۶۱</sup> <sup>۳۶۲</sup> <sup>۳۶۳</sup> <sup>۳۶۴</sup> <sup>۳۶۵</sup> <sup>۳۶۶</sup> <sup>۳۶۷</sup> <sup>۳۶۸</sup> <sup>۳۶۹</sup> <sup>۳۷۰</sup> <sup>۳۷۱</sup> <sup>۳۷۲</sup> <sup>۳۷۳</sup>

(i) HIGHER CRITICISM

(ii) TEXTUAL (iii) HISTORICAL

(ii) TEXTUAL

انہوں نے اناجیل میں سینکڑوں غلطیاں لگا لیں اور ثابت کر دیا کہ کوئی بھی انجیل ایسا نہیں  
 اسی طرح تورات، زبور اور انجیل سب منسوخ ہو گئیں کیونکہ ان میں انسانوں نے  
 بے حد تبدیلیاں کر دی تھیں۔ اور حضرت محمد علی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے یہ  
 قانون نافذ کر دیا جو کہ اب تک رد و بدل سے بالکل محفوظ ہے اور قیامت تک

باب دوم  
تاریخ و منشور

باب اول میں نسخ کی توفیق کی جا چکی ہے۔ مزید اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ ایک چیز کا دوسری چیز سے ادا کر کے دوسری کو اثبات کرنا۔ اس کے معنی قرآن تکلف کے بھی ہیں۔ عجب یہاں نے اپنے پمفلٹ "تسویح" میں دو آیات مقدمہ قرآن کریم سے پیش کی ہیں۔ دعاء کو گمراہ کرنے کے لیے ان کے معنی دے کر اپنا استدلال پیش کیا ہے۔ حالانکہ ان کے سیاق و سباق کا عائنہ ضروری ہوتا ہے تاکہ ہر



مطلب تک رسائی ہو سکے۔

پہلی آیت سورہ بقرہ کی آیت ۱۷۵ ہے۔ یہ آیت یہودیوں کے متعلق ہے یہودی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر بہت جبر زق تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ نبی ان میں سے ہوتا۔ تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت منسوخ نہ ہوئی۔ مگر قرآن کا شریعت محمدی کا پیش کرنا، شریعت موسیٰ کو منسوخ کرنا تھا۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتا تو وہ میری پیروی کرتا اور ازالہ الحقا اللہ تعالیٰ نے اس آیت مقدمہ کے ذریعہ اعلان فرمایا۔ کہ اگر ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں۔ تو اس سے بہتر آیت ہم میں یعنی اگر تودیت کا بیان کردہ ثانوی منسوخ ہوگی۔ یا بھلا دیا گیا۔ تو ذرہ بھر بھی مصلحت کی بات نہیں۔ ہم نے اس سے بہتر قانون، شریعت محمدی، نازل کر کے نافذ کر دیا۔

دوسری آیت سورہ النحل کی آیت ۱۰۱ ہے اس کے ذریعہ کفار کے مقابلہ میں وحی کی صداقت کو ثابت کرنا ہے۔ کافر اعتراض کرتے تھے کہ احکام کی جگہ دوسرے حکم کیوں آتے ہیں۔ اس آیت میں مسلمانوں کو ہدایت اور بشارت دی ہے کہ اس کلام کو ایک ایسا ایسی روح جبرائیلؑ، کھوکھی دیشی کر سکتی ہے وہ سراسر مقدس و مطہر روح ہے جو اللہ کا کلام پوری امانت کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتی ہے وہ روح کیا ہے جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

ایک آیت کی جگہ دوسری آیت کے نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر ایک ہی مضمون کو ایک مثال سے سمجھایا گیا ہے۔ اور دوسری جگہ دوسری مثال سے سمجھایا گیا ہے۔ ایک ہی قصہ بار بار آیا ہے اور ہر مرتبہ اس کو دوسرے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک معاملہ کا کبھی ایک پہلو پیش کیا گیا کبھی دوسرا پہلو بیان

کیا گیا ہے ایک بات کو ایک وقت مختصر بیان کیا گیا۔ اور دوسرے وقت مفصل بیان کیا گیا۔ اس طرح جبرائیل قرآن کو لے کر آتے، اور ایک ہی وقت سب کچھ نہ لے آئے کی وجہ یہ نہ تھی۔ کہ نفوذ باللہ خداوند تعالیٰ کے علم میں کوئی کمی ہے جیسا کہ زیرِ نظر پمفلٹ میں الزام لگایا گیا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی قوتِ فہم کمزور اور ناقص ہے۔ جس کے سبب دو بیک وقت ساری بات کو سمجھ نہیں سکتا۔ اور نہ ایک وقت کی سمجھی ہوئی بات میں پختہ ہو سکتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات کو انسانوں کو سمجھا کر انہیں پکا کرنا تھا۔ اس لیے جیسا کہ آیت ۱۰۷ و ۱۰۸ التشریح کرتی ہیں۔ روح القدس کو تھوڑا تھوڑا کلام دے کر بھیجا گیا کبھی اختصار سے کبھی تفصیل سے کام لیا گیا۔ کبھی ایک طریقے سے بات سمجھائی۔ کبھی دوسرے طریقے سے۔ ایک ہی بات کو بار بار کئی طریقوں سے فرم فرم کرانے کی کوشش کی گئی۔ تاکہ مختلف قابلیت کے متشابہن حق ایمان لاسکیں۔ اور اپنے ایمان میں کامل اور پختہ ہو جائیں۔

یہ حقیقت ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ قرآن کے اتارنے والا۔ بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ ہے جو خالقِ کل ہے۔ وہ اپنی مخلوق کی طبیعت سے واقف ہے۔ اس کی استعداد کو جانتا ہے۔ تمام حالات اور تمام مقامات اس کے علم میں ہیں، جس وقت اس نے مناسب سمجھا۔ اور ضرورت محسوس کی کہ اس کے بندوں کو کسی قسم کی ہدایت ضروری ہے۔ وہ موقع اور وقت پر جاری کر دی گئی۔ نہ اس کا قبل از وقت جاری کرنا مناسب تھا۔ اور نہ ایک ہی وقت ایک خاص مسئلہ کے متعلق تمام ہدایات دینا مفید ہو سکتا تھا۔ اسے ہی نسخہ کہا جاتا ہے یا دوسرے لفظوں میں ایک آیت کی جگہ دوسری کو نازل کرنا کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے جس وقت چاہے اور جب ضرورت وقت ہو

احکام میں رد و بدل کر سکتا ہے۔ تاکہ اس کے ماننے والوں کی رہنمائی ہو سکے  
 وہ پابند نہیں وہ قادر مطلق ہے۔ ہاں اگر اس سے کلام میں ان کی تکمیل کے بعد کوئی  
 تبدیلی واقع ہوئی تو پھر اس تبدیلی کو کذب و افتراء کہا جاسکتا تھا۔ قرآن کریم  
 کا نزول ۲۳ سال جاری رہا۔ اس کی تکمیل کو جوہ موسیٰ سے لے کر ایدہ ہو چکے ہیں۔  
 بعد ازاں اس کی عبادت میں کسی جگہ بھی ذرہ بھر بھی بیشی یا نسخ کا عمل نہیں ہوا۔  
 جس طرح ایم۔ ڈاکٹر یا طبیب اپنے مریض کی بدلتی ہوئی حالت کے مطابق نسخہ  
 میں رد و بدل کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنی ہدایات  
 میں تبدیلی کر دیتا ہے اور اگر حالات کا تقاضا ہو تو پہلی ہدایت کو ختم کر دیتا ہے۔  
 جیسا کہ مسلمانوں کے لیے پہلے مسجد اقصیٰ قبلہ بنا، بعد میں اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ  
 کو منسوخ کر دیا اور مسجد احرام کو قبلہ قرار دے دیا گیا۔ پہلے بتایا گیا کہ جہاد میں ایک  
 مسلمان دس گنا ہتھیار چھار، ہوگا، پھر ایمان ہوا کہ مسلمان اپنے حدود گننے کا فرد  
 پر غالب نہیں ہے۔ یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ قرآن کریم میں سات قسم کے بیان ہیں  
 اور اسلام کے اصولوں اور مذہب انبیاء اور فرشتوں کے واقعات و سہاستی ہماری عقلی  
 کے دلائل و مشاہدہ ہم حشر و نشر قیامت اور بہشت اور روضہ کے حالات و  
 مناسک اور عین اور پیشہ کیاں رہا کائنات کی تخلیق و مشرعی احکام۔ پہلے چھ  
 میں قطعاً کوئی رد و بدل نہیں ہوا۔ صرف ساتویں حق کے تحت حکموں میں اللہ تعالیٰ  
 نے خواص وقت کے حالات کے پیش نظر کچھ نظر ثانی کر دی۔ اللہ تعالیٰ انسانوں اور  
 اس کی نفسیات کا فائق ہے۔ بجائے یک نکتہ ایک ہی بار کسی حکم کو جاری کرنے  
 کے تدبیر سے کام لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ ہم تمہاری آزمائش کریں گے تمہارا امتحان  
 لیں گے۔ امتحان کے نتیجے ہوتے ہیں۔ ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ کسی حکم میں غلطی



کے مطابق کچھ کمی بیشی کروں۔ جو پکے ایماندار لوگ ہوتے ہیں وہ فوراً تسلیم کر دیتے  
جن کے دلوں میں کھوٹ یا کپٹ یا کسی شقت ہوتی ہے۔ وہ اعتراض کرتے ہیں۔ وہ  
اس طرح زندہ دگاہ الہی ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ یہودی یا عیسائی جو خود بھی اعتراض  
کرتے تھے اور مسلمانوں کے دلوں میں بھی شک شبہ پیدا کرتے تھے۔ ناسخ و منسوخ  
اور رد و بدل والے پفلٹ لکھ کر عیسائیوں نے پھر اپنی پرانی بد عادت کو دہرایا ہے  
ورنہ بات کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ جب ایک حوالہ یا حکیم یا کینٹر یا سائنسدان یا فلسفہ دان  
اپنے نسخہ ترکیب، ایجاد، دریافت اور دلائل میں رد و بدل کر سکتا ہے۔ تو اگر یہ مالک اصل و  
اللہ تعالیٰ نے جو ہر شے پر قادر ہے اپنی ہدایات میں جو بذریعہ آیات نازل کیں تو  
تبدیلی کر دی کو نہ آسان کر گیا۔ وہ آیات من و عن موجد ہیں۔ انھیں قرآن سے نکالنا نہیں  
چاہیے۔ یہ کام اس کے حکم کے تحت ہوا۔ دی اگر کوئی فانی انسان، یہاں کرنا تو قابل اعتراض ہوتا۔  
اب ہم انجیل سے ناسخ و منسوخ ثابت کرتے ہیں کہ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام  
کے بعد ان کے ماننے والوں نے انجیل کو منسوخ کر ڈالا کسی حکم کی باقی ہی نہیں رہنے دیا مگر  
مستم طریق یہ ہے کہ اپنی تاریخی حقائق، در تبدیلی و تفسیر انجیلیات کو چھپانے کے لیے  
اسلام کے لیے داعی آئینہ پر کشدگی اچھالتے ہیں۔ کسی نارسے شاعر نے کیا خوب کہا  
چہ دلا در است دروے کو کفہ چراغ دارد و چو رکشا ہو شیار ہے کہ ہاتھ میں چراغ بھی  
لئے ہوئے ہے، ان ظالموں نے انجیل کا وہ حشر کیا ہے کہ اصل کو بالکل نقل میں تبدیل  
کر دیا ہے ملاحظہ کیجئے۔

(۱) پرائسٹنوں کی انجیل میں ۵۹ کتب ہیں جبکہ روٹن کینتھورک کی انجیل میں ۷۲  
کتب ہیں۔ بتایا ہے کہ کونسی سچی مانی جائے۔

(۲) حضرت یسوع مسیح پر ایک اور کھنڈ ایک انجیل نازل ہوئی۔ انہوں نے اس انجیل  
انجیل کو ختم کر دیا اور پیپروں، کینٹینس بنا دیں۔ کئی اصل مانا جاسکتا ہے۔

(۳) ۱۹۶۰ء میں امریکہ میں انجیل کا تازہ ترین ایڈیشن چھپ گیا ہے ملاحظہ کیجئے بہت سی عبارتوں اور لفظوں کو بالکل تبدیل کر دیا گیا ہے دلیل یہ دی گئی کہ پرانی بائبل کی انگریزی کچھ مقامات پر سمجھ سے بالا تھی۔

(۴) انجیل نازل ہوئی عبرانی میں۔ اب عبرانی انجیل غائب ہو چکی ہے اگر بے توبہش کرد۔ دیگر زبانوں میں اپنے حسب منشا حضرت مسیح علیہ السلام کے زندگی کے حالات ادا ان کے دعووں کو ترجمہ کر دیا گیا ہے اصل کہاں تھی؟ کیا زندگی کے حالات اور وعظ الہامی ہو سکتے ہیں؟ سوچو غور کرو۔

(۵) بقول انجیل متی حضرت عیسیٰؑ نے شریعت موسیٰ کو منسوخ کر دیا متی باب ۵ ص ۱۷-۱۸ تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ جانتے کے بدلے جانت۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیرے داہنے گال پر پٹا پیچے مائے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اگر کوئی تالش کر کے تیرا گرد لینا چاہے۔ تو چو غرہ بھی اسے لے لینے دے۔ جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔

یہاں ہوتی کے ساتھ منسوخ میں لکھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ (۱) یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ (متی ۵: ۱۷) مگر پورس کہتا ہے کہ یہ شریعت کی سب باتیں لغت کے تحت ہیں۔ اب ملاحظہ ہو کہ موجودہ عیسائیت کے بانی پولوس نے شریعت کو لغت کے کمرے کی طرح اس کی دھجیاں اڑا دیں۔

(۲) کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تاکید کرتے ہیں۔ وہ سب لغت کے تحت میں چنانچہ لکھا ہے جو کوئی ان سب باتوں پر قائم نہیں رہتا۔ جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ لغت میں اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص

خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ لکھا ہے راستباز ایمان سے جیت رہیگا۔ اور شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ لکھا ہے کہ جس نے ان پر عمل کیا۔ وہ ان کے سبب جیتا رہیگا۔ مسیح جو ہمارے واسطے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں سولی سے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا لعنتی ہے۔

حضرت مسیح کی متضاد باتیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں امتی ۵، ۲۵، ۲۳، ۲۴، ۲۵، جو کوئی ماننے والی پر طمانچہ مانے دے اور ابھی اس کی طرف پھیر دے۔ تم سن چکے ہو کہ کیا تھا کہ پہلے پڑوسی سے محبت رکھو اپنے دشمن سے عداوت پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ امتی ۱۰، ۳۴، ۳۵۔

”یہ نہ سمجھو کہ میں پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں اس لیے آیا ہوں۔ کہ آدمی کو اس کے پیٹے سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہنو کو اس کی ساس سے جدا کروں۔“ اسے کہتے ہیں تضاد۔ یعنی ایک بات دوسری کی بالکل الٹ د پولوس کا خط گلیٹون کے نام باب ۳ سطر ۱۰ تا ۱۳

۱۳، حضرت یسوع مسیح کا قتل ہوا تھا مگر پولوس نے اس مقدس رزم کو ختم کر دیا گلیٹون ۱۴،

حضرت یسوع مسیح نے حضرت موسیٰ کی شریعت کی پیروی کرتے ہوئے خنزیر کا

گوشت کبھی نہیں کھایا تھا۔ مگر پولوس نے اسے عیسائیوں کے لیے کھانا جائز کر دیا

۱۵، بیٹوں کے بدلے باپ واد قتل نہ ہونگے۔ بلکہ ہر آدمی اپنے گناہ کے بدلے مارا

جائیگا کہ تواریخ ۱۶، مگر پولوس نے کفارہ کا عقیدہ رائج کر دیا۔ کہ عیسائی سولی

پر چڑھ کر ان کے ماننے والوں کے لیے کفارہ بن گئے۔

۱۷، چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھ لی۔ کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان

ان کو ترتیب وار لکھیں۔ جیسا کہ انھوں نے جو شروع سے دہرا دیکھنے والے اور



انجیل کے فادوم قہ۔ ان کو ہم تک پہنچایا۔ لوقا پہلے اس سے ظاہر ہے کردہ واقعات جو انجیل میں درج ہیں لکھنے والوں کے سامنے نمودار نہیں ہوئے بلکہ انھوں نے من من کر جو ایروں کے ناموں پر انجیلیں لکھ دیں۔ اسے کہتے ہیں اصل تیسخ و نسوخ۔

۱۷، حضرت یسوع مسیح نے ایک خدا کی عبادت کی توحید کو ایمان کی بنیاد مانا۔ مگر پوپس نے حضرت یسوع کو دوسرا خدا بنا دیا۔ توحید کو مٹا دیا اور شرک کی بنیاد رکھ دی۔

پوپس اس سے آگے بڑھا کہ مسیح کو خدا کا بیٹا بنا دیا۔ یہ نہ سچا کہ بتغیر بیوی کے بیٹا کس طرح ہو گیا۔ اور غور نہ کیا کہ حضرت میرٹھ کی چھوٹا بیٹا ہو گیا۔ نیز

کیا خدا صلیب پر چڑھ سکتا ہے اور اس کو سولی پر کس چڑھایا؟ کیا خدا یہ کلمات کہہ سکتا ہے "ایلی۔ ایلی۔ لاما سبقتی۔ میرے خدا میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑا

خدا ہوتے ہوئے پھر اس نے سولی سے پہنے کے لیے کس سے دعا کی (متی ۲۶)؟

۱۸، یسوع نے ان سے کہا کہ ابن آدم آدیوں کے حوالے کیا جائے گا اور وہ اسے قتل

کر دیں گے۔ اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا۔ (متی ۱۸، ۲۲-۲۴)

ذیل کے ان سوالات کا عیسائی جواب دیں۔

۱۹، کیا یہ انجیل جو تمہارے پاس ہے وہی کتاب ہے جسے یسوع مسیح نے بطور اہامی کتاب کے لکھا یا لکھوایا۔

۲۰، کیا یسوع مسیح نے اپنی زندگی میں کسی کو اپنی طرف سے کچھ لکھنے کا حکم دیا؟

۲۱، کیا یہ انجیل جو کہ تمہارے پاس ہے یسوع مسیح کی زندگی میں لکھی گئی؟

۲۲، کیا موجودہ انجیل خدا ہی مسیح کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد لکھی گئی؟

سٹر وین اپنی کتاب ڈاگمٹکس میں کہتے ہیں۔ "بائبل میں غیر مخطوطوں کی شکا دہی

ہے۔ اب تک تقریباً سات سو مسودات و مخطوطات۔ تہذیبی زبان میں دستیاب ہو چکے ہیں

جبکہ موجود بائبل کی بنیاد صرف آٹھ مخطوطات پر قائم ہے۔ اگر تمام مخطوطات الگ الگ تھیں

تو ۲۵ کو کیوں چھوڑ دیا گیا۔ اسی ہیے انگریزوں کی مشہور عالم کتاب انسائیکلو پیڈیا نے اپنی جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ پر اس پر اعلان کر دیا۔ کہ بائبل کو اب الہامی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ معفر ۱۹۵۵ کا پیرا ۱۱ بھی یہی بیان کرتا ہے۔ کہ بائبل درحقیقت بتدلیوں کا شکار ہو چکی ہے۔

واقعی اصل انجیل یا تو ریت قرآنی حکم کے مطابق کتاب المیزان نہیں مگر جب اصل بائبل تاپید ہو کر دیت سے سٹ گئی۔ برمایا نبی نے خود کہا۔ "تم مقدسہ خواب قرآن ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا۔" (پریا ۳۱)

اب بکری ہوئی کتاب جس کی اصل سٹ چکی ہے کتاب المیزان نہیں کہا جاسکتا۔ ان اللہ تعالیٰ نے قرآن کو "قرآن" کے لفظ سے مخاطب کیا وہ نور جس طرح اترتا جیسا پہلے اب میں ثابت کیا تھا چکا ہے اب تک میں دین باقی ہے ختم کر دہ قرآن کریم کا نسخہ جو کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت ان کے زیر مطالعہ تھا۔ اب تک خون کے چھینٹوں کے ساتھ محفوظ ہے۔ پھر یہ ڈھیسٹ بن کر کہ حضرت عثمان نے قرآن کو جلا دیا تھا۔ بہت بڑا سن کھڑت جھوٹ ہے۔ اس عیبانی ادارہ کے لیے باعث شرم ہے۔ موجودہ بائبل بھی اعلان کرتی ہے۔

"اگر کوئی اپنے آپ کو دیندار سمجھے اور اپنی زبان کو لگام نہ دے۔ بلکہ اپنے دل کو دھوکا دے۔ اسی کی دینہ ادبی باطل ہے۔" (دیسقوب ۶)

چند آیات ان عیسائی رسائل میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے اور اپنی شقاق دست فکری کے اظہار کے لیے درج کی گئی ہیں۔ جن سے عیسائی مترجم یہ افہام کرتے ہیں۔ کہ ان میں تضاد پایا جاتا ہے۔ مثلاً کے طور پر صرف وہ آیات مقدسہ کے متعلق حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ پہلی آیت سورہ بقرہ کی آیت ۲۵۶ ہے۔ اسی میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف حکم جاری کیا ہے کہ "لا یباید میں

جبر نہیں، یعنی کسی کو اسلام جبراً قبولی نہ کرایا جائے۔ وہی کسی کو بردہستی مسلمان بنایا جائے۔ یہ عام حکم ہے۔ جس سے عیسائیوں کے باطل پر دیکھنے کا ازالہ ہوتا ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور پر چھپا۔

دوسری آیت سورہ توبہ کی پانچویں آیت ہے۔ اسی آیت میں الی تہذیب کا ذکر ہے جن کا مسلمانوں کے ساتھ عہد نامہ تھا۔ لیکن وہ عہد نامہ بار بار توڑ دیتے تھے۔ صرف ان کے متعلق۔ کسی عیسائی یا یہودی وغیرہ کے متعلق نہیں بلکہ مشرک بھی وہی جو مسلمانوں کے ساتھ قول و قرار کر کے پھر جاتے تھے حکم ہوا کہ حوت کے پھینے گزرنے کے بعد جہاں ان مشرکوں کو پکڑ کر قتل کر دو۔ پکڑ لو۔ ان کو روک دو۔ اور ان کے لیے ہر گھاس کی جگہ بھیجو۔ اور اگر وہ توبہ کریں۔ اور نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو۔ اللہ بخیرے والا رحم کرنے والا ہے۔

غور کیجئے۔ اصلیت کیا تھی۔ مگر اپنی بد نظری کی وجہ سے اسے تضاد قرار دیتے ہیں۔ ایک حکم عام ہے۔ دوسرا خاص موقعہ کے لیے ہے۔

## ضروری اطلاع

۱۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قطعی اور واضح پیشینگوئیاں اگر دیکھیں ہوں تو انجیل برٹاس مملہ قیمت بارہ روپے کا مطالعہ کیجئے۔  
۱۲) عیسائیوں سے مناظرہ کے لیے چار کتابوں کا مکمل سیٹ قیمت پانچ روپے  
۱۳) لکھنؤ کا علاقہ ہو گا۔ ملنے کا پتہ :-

اسلامی مشن، سیٹنگ ٹکڑ، لاہور  
(عیسائیوں کے لیے نہیں)